

## رحمت اللہ کیرانوی اور ثناء اللہ امرتسری کے مطالعہ مسیحیت کے مناہج: تقابلی تجزیہ

Rehmatullah Keranvi and Sanaullah Amritsari's Study of Christianity:  
Comparative Review

☆ **Muhammad Mustafa Iqbal**

PhD Scholar Department of Islamic Studies, GC university Faislababd, Pakistan.

☆☆ **Dr Muhammad Hamid Raza**

Assistant Professor Department of Islamic Studies, GC university Faislababd, Pakistan.



### Citation:

Iqbal, Muhammad Mustafa and Dr Muhammad Hamid Raza "Rehmatullah Keranvi and Sanaullah Amritsari's Study of Christianity: Comparative Review." Al-Idrak Research Journal, 3, no.2, Jul-Dec (2023): 223– 241.

### ABSTRACT

After the War of Independence of 1857, when the British occupied India, an army of Christian priests and missionaries joined them to maintain this colonialism and started influencing the local Muslim population with their Christian beliefs. In this situation, the Muslim scholars, realizing the fragility of the time, prevented this invasion of Christianity with the weapon of speech and writing, and not only did they bind themselves to this growing trend of Christianity, but they also fought it firmly. The scholars of that time certainly deserve praise, for they not only fought the false beliefs of these missionaries and priests in the field of knowledge but also proved the truth and superiority of Islam against them. Maulana Rehmatullah Keranvi and Maulana Sanaullah Amritsari are among those who have done a very high level of work against this invasion of Christianity. These two personalities wrote and spoke in their own way for the rejection and defense of Christianity and Islam, and they also debated with Christian priests. These scholars not only defended Islam through their writings, speeches, and debates but also countered the false beliefs of Christian missionaries and priests through argument and burhan. It proved the biblical distortion with arguments, rejected the false belief in the divinity of Christ, and effectively defended the Prophet Muhammad. Both of them fought the rising storm of Christianity with their writings and speeches and defended Islam in such a way that the truth and falsehood were illuminated like a mirror.

**Keyword:** Superiority of Islam, Christianity, Divinity of Christ, Biblical distortion, Missionaries

## تمہید

اسلام اور عیسائیت کے مابین ڈائیلاگ، مکالمہ، تقارنہ اور تقابل کا آغاز تو نزول قرآن سے ہی شروع ہو گیا تھا۔ اس موضوع پر سب سے اولین کتاب بھی قرآن مجید ہی ہے جس میں اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سے مکالمہ کے دونوں پہلوؤں یعنی مثبت و منفی کا تذکرہ (حق و باطل کی شکل میں) دو ٹوک انداز میں کیا گیا ہے، مثلاً عقیدہ تثلیث کا رد "وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةً"<sup>1</sup>، ثنویت کا رد "لَا تَتَّخِذُوا إِلَهَيْنِ اثْنَيْنِ"<sup>2</sup>، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انبیت کا رد "لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ"<sup>3</sup> کے ذریعے اور شرک کا رد تو متعدد بار کیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ مکالمہ نزول قرآن کے بعد ہر زمانے میں اپنے ماحول کے مطابق مخصوص انداز میں وقوع پذیر رہا۔ اسی لیے "يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ"<sup>4</sup> اس آیت نے ہر دور میں اہل کتاب سے مکالمہ کی روایت کو زندہ رکھا ہوا ہے۔

برصغیر میں انگریزوں کے تسلط کے دوران عیسائی مشنریوں کا عمل دخل کسی سے مخفی نہیں۔ عیسائی مشنریوں کی تحریک میں مختلف پادریوں نے خصوصی کردار ادا کیا اس طرح یہ تحریک پھیلتی گئی اور زور پکڑتی گئی۔ ایسے میں مسلمان علماء کرام نے اس تحریک کے خلاف علمی میدان میں ان مشنریوں اور پادریوں کا مقابلہ کیا اور گمراہی کے اس بڑھتے ہوئے طوفان کے آگے سد مار بن کر ڈٹ گئے۔ ان علماء نے اپنی تحریر، تقریر اور مناظرے کے ذریعے نا صرف اسلام کا دفاع کیا بلکہ عیسائی مشنریوں اور پادریوں کے غلط عقائد کا رد دلیل اور برہان کے ذریعے کیا۔ اس میں تحریف بائبل کو دلائل سے ثابت کیا، الوہیت مسیح کے غلط عقیدے کا رد کیا اور رسالت محمدی کا مؤثر انداز سے دفاع بھی کیا۔ اسی دور کے دو علماء مولانا رحمت اللہ کیرانوی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری ہیں۔

<sup>1</sup> النساء، 4: 171

Al-Nissa, 4: 171

<sup>2</sup> النحل، 16: 51

Al-Nahl, 16: 51

<sup>3</sup> الاخلاص، 112: 3

3 Al-Ikhlās, 112:

<sup>4</sup> آل عمران، 3: 64

Al-Imran, 3: 64

مولانا رحمت اللہ کیرانوی (ولادت: 1817- وفات: 1891) انگریز دور کے آغاز سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ مولانا ثناء اللہ امرتسری (ولادت: 1868- وفات: 1948) انگریز کے آخری دور سے ہیں۔ ان دونوں علماء نے اپنی تحریر و تقریر سے مسیحیت کے بڑھتے ہوئے طوفان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اسلام کا دفاع اس طرح کیا کہ حق و باطل کو آئینہ کی طرح روشن کر کے دکھایا۔

مولانا رحمت اللہ کیرانوی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کی حیات اور خدمات پر تحقیقی کام ہونے کے باوجود ان کے کئے ہوئے کام کے تمام پہلوؤں پر تحقیقی، تجزیاتی اور تقابلی انداز سے کام کرنے کی ضرورت اب بھی ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ان دونوں علماء کرام کا مسیحیت پہ کام اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ ان کے کام کا اس انداز سے جائزہ لیا جائے کہ اس کے وسیع تر اثرات و نتائج سے اہل علم آگاہ ہو سکیں۔ ہماری جامعات میں جس طرح ان علماء کرام کی خدمات اور تالیفات کو نظر انداز کیا گیا ہے اس خلا کو پر کیا جاسکے، ان علماء کرام کے علمی و فکری اور مسیحیت کے بارے میں عمیق پہلو نظر انداز ہوتے رہے ہیں ان پر توجہ مرکوز کرنا ہے۔ ان دونوں علماء کرام کے مناج کا اس انداز سے تقابل کرنا کہ عصر حاضر میں اسلام کو مسیحیت سے درپیش فکری مسائل کا حل تلاش کیا جاسکے۔ ان دونوں علماء کرام کی کتب اور مناظروں کے مناج کا تقابلی جائزہ لیا جائے تاکہ آئندہ آنے والے متلاشیان علم کے لئے ان کے کام کو سمجھنا اور اس سے رہنمائی حاصل کرنا آسان ہو۔ اس بارے میں ان دونوں علماء کرام کے مطالعہ مسیحیت کے مناج کا مختصر جائزہ پیش خدمت ہے۔

### رحمت اللہ کیرانوی کے مطالعہ مسیحیت کا مناج

مولانا رحمت اللہ کیرانوی کو اللہ تعالیٰ نے ایسے دور میں پیدا کیا جب عیسائی مذہب نے ہندوستان میں اپنے پر پھیلانے شروع کر دئے تھے۔ مولانا کیرانوی نے شروع سے اس بات کو بہت سنجیدگی سے لیا اور درس تدریس کے علاوہ خصوصی طور پر عیسائیت اور اسلام کے موضوعات کا مطالعہ شروع کیا۔ انہوں نے ہر ممکنہ طور پر اسلام پر اعتراضات کے جوابات کو تحریری شکل میں محفوظ کیا اور باضابطہ عیسائیت کے رد میں کتابیں لکھیں ان کتابوں کو آج تک عیسائیت کے ابطال میں سب سے معتبر کتب میں شمار کیا جاتا ہے۔ مولانا نے رد عیسائیت کے بارے میں تین (فارسی، عربی، اردو) زبانوں میں بے مثال کتابیں لکھیں جن کا مختصر خلاصہ پیش خدمت ہے۔

## "ازالۃ الاوہام" کا منہج

مولانا کیرانوی کی پہلی کتاب ازالۃ الاوہام کے نام سے ملتی ہے یہ کتاب فارسی زبان میں لکھی گئی۔ اس کتاب میں مولانا نے عیسائیت کی طرف سے کئے گئے اعتراضات کے الزامی تحقیقی، عقلی و نقلی مکمل و مدلل، جامع و مسکت جوابات دئے ہیں نیز مسئلہ تثلیث اور بشارات محمدی پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ اس کتاب میں ایک مقدمہ اور چار ابواب ہیں جبکہ ہر باب میں تین فصول ہیں۔

مقدمہ میں کتب عہد عتیق و جدید کا تعارف، بائبل کی قابل اعتراض عبارات اور تحریفات کا مفصل بیان ہے۔ باب اول کی فصل اول میں دس اعتراضات کے جواب دئے گئے ہیں جن میں مسئلہ نسخ، معراج، شق القمر، حجاب نسواں، وجود جنات، حکمت جہاد، نسب نبوی ﷺ از اولاد ہاجرہ علیہا السلام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ فصل دوم میں قرآن مجید سے متعلق اور فصل سوم میں حدیث سے متعلق دس اعتراضات کے جوابات ہیں۔ باب دوم کی فصل اول میں انسانیت و نبوت حضرت مسیحؑ کا مدلل اثبات ہے۔ فصل دوم میں عہد جدید سے اور فصل سوم میں عہد عتیق سے الوہیت حضرت مسیحؑ کا بطلان ثابت کیا گیا ہے۔ باب سوم کی فصل اول میں قوم یہود بنی اسرائیل کی تاریخ و احوال، عادات و قبائح کا ذکر ہے۔ فصل دوم میں ختم المرسلین ﷺ کے متعلق حضرت مسیحؑ کی اٹھارہ بشارات کا نہایت ایمان افروز تذکرہ ہے جبکہ فصل سوم میں بھی حضرت مسیحؑ کی اٹھ پیشینگوئیوں کا مبسوط بیان ہے۔ باب چہارم کی فصل اول میں چار اہم ضروری فوائد بتائے گئے ہیں۔ فصل دوم میں محسن انسانیت سید المعصومین ﷺ پر کئے گئے دس اعتراضات کے جوابات ہیں جنکی صدائے بازگشت آج بھی مغربی دنیا اور بے دین حلقوں میں پائی جاتی ہے۔ جبکہ فصل سوم میں توریت، انجیل، صحف انبیاء علیہم السلام سے رسالت محمدی ﷺ کے اثبات پر تینس (23) براہین نہایت شرح و بسط کے ساتھ ذکر کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب نہایت ہی مفید مباحث پر مشتمل ہے اور عیسائیت کے تمام عقائد و افکار کا مفصل تنقیدی جائزہ ہے۔<sup>1</sup>

یہ مولانا کیرانوی کی رد عیسائیت پر لکھی گئی پہلی باقاعدہ تصنیف ہے اس میں عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ ساتھ الزامی منہج اختیار کیا گیا ہے۔ "کید" کے عنوان سے پہلے قرآن پر کیے گئے اعتراض کو نقل

<sup>1</sup> کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، ازالۃ الاوہام، کراچی، مکتبہ دارالعلوم، جلد 2010، 1، ص 51

Keranvi, Rehmatullah, Maulana, Azalat-ul-Awham, Karachi, Maktaba Darul Uloom, Vol.1, 2010, p. 51

کرتے ہیں پھر اس کا مدلل جواب دیتے ہیں۔ مولانا اعتراض کو عمومی الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ نہ معترض کی نشاندہی کرتے ہیں نہ ہی ان کے الفاظ بیان کرتے ہیں مثلاً:

"گویند کہ قرآن خواہش ہائے روحانی رافع نمی کند بلکہ خواہش ہائے نفسانی بخلاف انجیل کہ

در آن مقتضیات روحانے"<sup>1</sup>

مولانا اس اعتراض کو سفید جھوٹ قرار دے کر معترض کی توجہ اس طرف دلاتے ہیں کہ قرآن میں ذات و صفات باری تعالیٰ اور اس کے علاوہ توکل و قناعت، صبر و عزیمت، ایثار، جود و کرم اور دیگر اخلاق حسنہ کا بیان موجود ہے جو ارفع روحانی صفات پیدا کرتا ہے۔ پھر استفسار کرتے ہیں کہ روحانی صفات اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہیں؟ بعد ازاں احکام کے اعتبار سے انجیلی کلام کا احادیث سے تقابلی ذکر کرتے ہیں کہ خواہشات نفسانی کو کنٹرول کرنے والی تعلیمات ہیں آخر میں الزامی منہج اختیار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"قرآن مجید میں اس طرح کے احکام کہ "پاکوں کے لئے ہر چیز پاک ہے مسیح ہماری جگہ مورد لعنت بنا" اور اس طرح کے دیگر احکام جو مسیحیوں کے بزرگوار پولوس کے خطوط میں مندرج ہیں قرآن مجید میں ان کا کہیں ذکر نہیں۔ گمان اغلب یہ ہے کہ اگر یہ لوگ قرآن مجید میں اس طرح کے احکام پائیں کہ بول براز اور حالت حیض سے کوئی پرہیز نہیں کرنا چاہیے، حشرات الارض، جانور اور درندے سب چیزیں حلال ہیں، طہارت بدن بے فائدہ ہے تو یہ لوگ یقیناً کہہ اٹھتے کہ قرآن مجید کلام الہی ہے۔"<sup>2</sup>

مولانا علمی منہج میں ٹھوس دلائل پیش کرتے ہیں اور فریق مخالف کے اعتراض کے رد میں تاریخی و قانع اور بائبل کے بیانات سے مزین نقلی دلائل نقل کرتے ہیں جس میں بائبل سے حوالہ جات کا انبار لگا دیتے ہیں۔ مثلاً ملائکہ کے سجدہ آدم کے قرآنی بیان پر اعتراض کے رد میں جہاں سجدہ کی توضیح کرتے ہیں وہیں عہد عتیق سے سترہ مقامات جہاں بغیر حکم الہی غیر اللہ کو سجدہ کا ذکر ہے کی نشان دہی

<sup>1</sup> کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، ازالۃ الاوہام، جلد 1، 2010ء، ص 51

Keranvi, Rehmatullah, Maulana, Azalat-ul-Awham, Vol.1, 2010, p. 51

<sup>2</sup> کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، ازالۃ الاوہام، دہلی، سید المطابع، 1269ھ / 1852ء، ص 129

Keranvi, Rehmatullah, Maulana, Azalat al-Awham, Delhi, Sayyid al-Mutabah, 1269/1852, p. 129

کرتے ہیں۔ حوالہ جات کی یہ کثرت مولانا کے بائبل کے گہرے مطالعہ اور رسوخ پر دلالت کا اظہار ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے شائد مقابل سے زیادہ اس کی کتب میں مہارت رکھتے ہیں۔ بعض اوقات مختصر الفاظ میں جامع ترین جواب دیتے ہیں مثلاً یہ اعتراض کہ یہود پر حضرت عزیر کو ابن اللہ کہنے کا قرآن کا فرد جرم عائد کرنا عہد عتیق کی رو سے غلط ہے، کے جواب میں مولانا مختصر جواب دیتے ہیں کہ:

"اگرچہ عہد عتیق میں حضرت عزیر کا ابن اللہ ہونا مذکور نہیں تاہم قرآن کریم اس دعویٰ کو عہد عتیق کی طرف منسوب نہیں کرتا بلکہ اس کی نسبت یہود کی طرف کی گئی ہے۔ اس وقت کے یہود مدینہ یہ عقیدہ فاسد رکھتے تھے۔ بلکہ یہود کا رسوم باطلہ میں مبتلا ہونا خود حضرت مسیح سے بھی ثابت ہے۔ ضروری نہیں کہ جو چیز توریت میں مذکور نہ ہو تو وہ یہود کا عقیدہ بھی نہ ہو۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ نصاریٰ حضرت مسیحؑ کی تصاویر اور مجسموں کی عبادت کا اعتقاد رکھتے ہیں حالانکہ عہد جدید یعنی انجیل میں اس کا نشان تک نہیں ہے۔<sup>1</sup>

### "اظہار الحق" کا منہج

مولانا کیرانوی کی دوسری کتاب کا نام اظہار الحق ہے۔ یہ کتاب عربی زبان میں لکھی ہے۔ یہ کتاب مسلم مسیحی مناظراتی ادب میں مسلم نقطہ نظر کی نمائندگی کرنے والی معرکتہ الآراء اور نمایاں ترین تصور کی جاتی ہے۔ اگرچہ یہ کتاب برصغیر سے باہر (ترکی میں) لکھی اور شائع ہوئی مگر پھر بھی اسے برصغیر کی نسبت سے ہی جانا جاتا ہے اس کے بغیر برصغیر کا مطالعہ مسیحیت پر مسلم لٹریچر کا تذکرہ مکمل نہیں ہوتا۔ اس کتاب کے بنیادی موضوعات مسئلہ تثلیث، نسخ، تحریف بائبل، حقانیت قرآن اور صداقت رسالت محمدی ﷺ ہیں۔ مولانا کیرانوی نے یہ کتاب رجب 1280ھ میں لکھنی شروع کی اور ذوالحجہ 1280ھ صرف چھ ماہ کے اندر مکمل کی۔ یہ کتاب بھی ایک مقدمہ اور چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول کی پہلی فصل میں کتب عہد عتیق و جدید کا مفصل بیان ہے اور ان کتابوں کی قدامت و اصلیت کے متعلق سیر حاصل بحث کی گئی ہے، دوسری فصل میں بائبل کے تناقضات، تیسری فصل میں بائبل کی اغلاط اور غلط پیشینگوئیوں کا تذکرہ ہے، چوتھی فصل میں موجودہ بائبل کا الہامی نہ ہونا مسیحی علماء و مفسرین کے حوالوں کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ باب دوم میں ثابت کیا گیا ہے کہ بائبل میں ہر طرح کی تحریف کی ہوئی ہے، الفاظ کی تبدیلی ہوئی ہے، الفاظ کی زیادتی ہوئی ہے اور الفاظ کا حذف ہوا

<sup>1</sup> ایضاً، ص 142

ہے۔ اسکے بعد عیسائیت کے پانچ سوالات کا جواب دیا گیا ہے۔ باب سوم میں نسخ کی حقیقت اسکے امکان اور وقوع کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ باب چہارم میں ابطال تثلیث ہے، شروع میں بارہ اصول ذکر کیے گئے ہیں جن سے تثلیث کے پیچیدہ فلسفہ کے بطلان کو سمجھنا انتہائی آسان ہو جاتا ہے۔ فصل اول میں عقیدہ تثلیث کو عقلی دلائل سے باطل کیا گیا ہے، فصل دوم میں حضرت مسیحؑ کے ارشادات کی روشنی میں اس عقیدے کا جائزہ لیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ تثلیث انکا عقیدہ نہیں بلکہ وہ دیگر انبیاء کی طرح بلا تثلیث ہی کے داعی رہے۔

فصل سوم میں تثلیث کے اثبات کے لئے عیسائیت کے مزعوم دلائل کا رد کیا گیا ہے۔ باب پنجم میں حقانیت و صداقت قرآن پر بحث کی گئی ہے۔ فصل اول میں قرآن کریم کے اعجاز اور بارہ خصوصیات کا تذکرہ ہے اور بعض سوالوں کے جوابات ہیں، فصل دوم میں عیسائیت کے قرآن کریم پر کئے گئے اعتراضات کا جواب ہے، فصل سوم میں صحت و حجیت حدیث پر پادریوں کے اعتراضات کا تذکرہ ہے۔ باب ششم میں نبوت محمدی ﷺ کے اثبات کا بیان ہے۔ فصل اول میں آپ کے معجزات، اخلاق، تعلیمات، شریعت مطہرہ اور بشارات کا تذکرہ ہے، فصل دوم میں رسالت مآب ﷺ پر عیسائیوں کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔<sup>1</sup>

کتاب کے عمومی جائزہ سے سامنے آتا ہے کہ اس میں واضح اور سادہ اسلوب کے ساتھ الزامی، عقلی، تحقیقی استدلال سے کام لیا گیا ہے۔ اس کتاب کا اصل مخاطب پروٹسٹنٹ فرقہ ہے جبکہ کیتھولک کا تذکرہ ضمناً ہے۔ طرزِ مخاطب میں متانت اور شائستگی نمایاں ہے۔ جواب دیتے وقت مولانا مدافعانہ مؤقف اختیار کرنے کی بجائے حریف کو دفاعی قدموں پہ لے گئے۔ بقول سید ابوالحسن علی ندوی:

"مؤلف نے دفاعی مؤقف کی بجائے حملہ آور ہونے کا مؤقف اختیار کیا اور یہ بہت ہی کارآمد ہوتا

ہے کہ حریف کو دفاعی پوزیشن میں ڈال دیا جائے کہ وہ ملزم کے کٹھرے میں کھڑا ہو اور اپنی

صفائی پیش کرے۔"<sup>2</sup>

<sup>1</sup> - کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، ازالۃ الاوهام، دہلی، سید المطالع، 1269ھ / 1852ء، ص 66

Keranvi, Rehmatullah, Maulana, Azalat al-Awham, Delhi, Sayyid al-Mutabah, 1269/1852, p.66

<sup>2</sup> ندوی، سید ابوالحسن، ذکر و فکر (اظہار الحق اور اسکے مؤلف مولانا رحمت اللہ کیرانوی)، شمارہ 5، جلد 4، ستمبر، اکتوبر، 1988ء  
Zikr-e-Fikr Nadwi, Sayyid Abul Hasan, (Izhar-ul-Haq and its author Maulana Rehmatullah Keranvi), Issue 5, 6, Volume 4, September, October, 1988

بلاشبہ رد نصرانیت کی تمام مباحث پر ایک جامع کتاب ہے اور آج بھی مطالعہ مسیحیت و بائبل میں بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

### "اعجازِ عیسوی" کا منہج

مولانا کیرانوی کی تیسری کتاب کا نام اعجازِ عیسوی ہے۔ یہ کتاب 1269ھ میں آگرہ میں لکھی گئی، چونکہ اس کتاب کا اسلوب قدیم اردو کا تھا اس لئے اسکی تحریر کو جدید یعنی سہل اردو کر کے تحقیقی حواشی کے ساتھ مولانا تقی عثمانی نے تحریر کیا ہے۔ کتاب کا موضوع مسئلہ تحریف ہے۔ اس کتاب میں مولانا نے کامل طور پر بائبل کا غیر معتبر اور محرف ہونا ثابت کیا ہے۔<sup>1</sup>

مقدمہ کی فصل اول میں مصنفین عہد عتیق پر بحث کی گئی ہے اور فصل دوم میں عہد جدید اور اس کے مصنفین پر سیر حاصل گفتگو کرتے ہوئے کلیسائی مجالس بھی زیر بحث لائی گئی ہیں مولانا نے فصل سوم میں کتب مقدسہ میں تحریف کے نو اسباب ذکر کئے ہیں جس میں مسیحی تحریروں سے استشہاد کیا گیا ہے۔ مقدمہ دوم کی فصل اول میں گم شدہ اور جمہور عیسائیوں کے نزدیک غیر معتبر کتب پر گفتگو کی گئی ہے فصل دوم میں عہد نامہ عتیق کی بعض اہم کتب میں الحاقی متن زیر بحث لائے گئے ہیں۔ فصل سوم میں اکتیس (31) شواہد و نظائر کے ساتھ بائبل میں تحریف کے دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ فصل چہارم میں روایات کے باہمی تضاد و اختلاف کی ایک سو پینتیس (135) مثالیں دی گئی ہیں "تنبیہات" کے عنوان سے تاریخ بائبل پر مختصر مگر جامع تبصرہ ہے۔ مقدمہ سوم میں عہد جدید کا بڑی عرق ریزی سے جائزہ لیا گیا ہے۔ اس میں دلائل تحریف، مسیحی اعترافات الحاق و تحریف، تضادات و اختلافات پر شواہد و نظائر سامنے لائے گئے ہیں۔ نیز انبیاء اور حواریوں کے بارے میں مسیحی اقوال اور ان کی غیر الہامی تحریروں کے اعتراف اور ان کی غلطیوں کا ذکر ہے۔ مسیحی دعویٰ کے رد میں سب سے اہم بحث یہ ہے کہ کرامات اور روح القدس سے مستفیض ہونا نبوت کی دلیل نہیں۔ اس پر عہد نامہ جدید سے چار اور عہد نامہ قدیم سے دو بیانات پیش کئے ہیں۔ اس کتاب کے سب سے اہم حصہ میں پادری فنڈر کی طرف سے "میزان الحق" کے باب اول کی تیسری فصل میں وارد قرآن مجید پر اعتراضات و اتہامات کا

<sup>1</sup> کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، ازالۃ الاوہام، کراچی، مکتبہ دارالعلوم، جلد 2010ء، 1، صفحہ 67

Keranvi, Rehmatullah, Maulana, Azalat-ul-Awham, Karachi, Maktaba Darul Uloom, Vol. 1, 2010, p. 67



جواب دیا گیا ہے۔ مسیحی دعویٰ تحریف قرآن کے رد میں الزامی و تحقیقی دونوں مناج میں جواب دیا گیا ہے۔ مثلاً

"پادری صاحب کہتے ہیں کہ واضح ہو کہ مسیحی لوگ بطریق اولیٰ کہہ سکتے ہیں کہ قرآن میں تحریف پائی جاتی ہے۔ اور یہ قرآن جو محمدیوں میں مروج ہے اصل قرآن نہیں ہم کہتے ہیں کہ پادری صاحب نے دعویٰ تو منہ بھر کے کیا ہے مگر افسوس کہ اپنے اس دعویٰ کو ادنیٰ سے قابل التفات طریقے سے بھی نہ ثابت کر سکے چنانچہ لے دے کے اس سلسلہ میں ان کی قوت پرواز اتنی ہے کہ یوں ارشاد کیا "کیونکہ پہلے تو اسے ابو بکر نے اکٹھا کیا اور مرتب کیا پھر عثمان نے دوبارہ ملاحظہ کر کے اصلاح دی ہے حالانکہ شیعہ لوگ ان کو کافر اور بے دین جانتے ہیں۔"<sup>1</sup>

اس کتاب میں مولانا نے پادری فنڈر کے مولانا آل حسن کی کتاب "استفسار" پر کردہ اعتراضات کا جائزہ لیتے ہوئے ان کی تردید بھی کی ہے کتاب کے آخر میں مسیحی مذہب کی تاریخ اور بائبل کے مختلف نسخوں کا باہمی تقابل اس کی علمی وقعت و چند کردیتا ہے۔<sup>2</sup> مناظرانہ منہج کی حامل اس تصنیف نے مسیحی حلقوں میں کھلبلی مچا دی تھی پادری ٹھاکر داس نے دو جلدوں میں "اظہار عیسوی" (امریکن یونیورسٹی پریس بائٹیرین مشن پریس، لکھنؤ، 1881ء) کے نام سے اس کا جواب لکھا جو مولانا کی وفات کے بعد 1881ء میں سامنے آیا۔ پادری عماد الدین نے "تحقیق الایمان" میں اس کے بعض مباحث کا جواب دینے کی کوشش کی ہے جن کی سطحیت بجائے خود مولانا کے علمی تفوق کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

### "ازالۃ الشکوک" کا منہج

مولانا کیرانوی کی یہ کتاب اردو میں ہے اور عیسائیوں کے انتالیس (39) سوالوں کا جواب ہے۔ یہ کتاب 1268ھ بمطابق 1854ء میں تصنیف ہوئی اور دو جلدوں میں شائع ہوئی اس میں نبوت محمدی اور تحریف بائبل کے مدلل ثبوت ہیں اور دونوں جلدیں 1116 صفحات پر مشتمل ہیں۔ عیسائیوں نے

<sup>1</sup> - کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، اعجاز عیسوی، کراچی، ادارہ اسلامیات، 1404ھ، ص 559

Keranvi, Rehmatullah, Maulana, Ejaz-e-Esawi, Karach, Institute of Islamic Studies, 1404 AH, p. 559

<sup>1</sup> - ایضاً، ص 602

Ibid., p. 602

کراچی میں ایک مسلمان کو مرتد کیا اور اسکے ہاتھوں یہ سوالات لکھوا کر بطور اشتہار شائع کرایا کہ مسلمان اس کا جواب دیں۔ مولانا کیرانوی اس کتاب کے دیباچہ میں تحریر کرتے ہیں:

"بندہ رحمت اللہ کیرانہ قصبہ کیرانہ کارہنے والا بھائی مسلمانوں کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ 1268ھ بمطابق 1852ء میں ایک قطعہ 23 سوال کا جو دہلی اور آگرہ وغیرہا میں مشہور ہوا تھا میری نظر سے گزرا اور پھر انہی سوالوں کو ایک ہندی رسالے کے آخر میں مندرج پایا اور معلوم ہوا کہ مسیحیوں کی علت غائی اشتہار سے یہ ہے کہ کوئی انکا جواب لکھے۔ اس پر میرے دل میں آیا کہ میں لکھوں لیکن جب دیکھا کہ وہ سوال نئے نہیں بلکہ سائل نے انہیں قدیم سوالوں کو جو میزان الحق اور پادریوں کے رسالوں میں مندرج ہیں نقل کر لیا ہے اور انکے جواب بخوبی ادا ہو چکے ہیں تو یہ دیکھ کر انکے علیحدہ جواب لکھنے کو فضول سمجھ کر چپ ہو رہا مگر 1269ھ میں دو امر باعث ہوئے کہ انکا جواب لکھوں۔<sup>1</sup>

ان سوالات کا جواب دیتے ہوئے مولانا نے تحقیقی و الزامی دونوں مناج اختیار کئے ہیں بعض سوالات کے بہت تفصیلی جوابات تحریر کئے ہیں مثلاً پہلے سوال کہ "معجزات محمدی کس طور ثابت ہونگے آیا قرآن سے یا حدیث سے" اس کے جواب میں 247 صفحات پر محیط معجزات کے متعلق اصولی اور تفصیلی بحث ہے جس میں قرآن مجید سے بیس تفصیلی اور دس اجمالی معجزات کا ثبوت پیش کیا ہے۔<sup>2</sup> اس کتاب کا طرز تحریر پرانا ہے۔ عہد مذکورہ میں رائج معقولی اور الزامی منہج جھلکتا ہے۔ اسلام پر الزامات و اعتراضات کی دلائل و شواہد سے مکمل نفی کی گئی ہے۔ ہر سوال کا عقلی و عقلی دلائل سے مزین جواب بائبل اور اس کے تفسیری بیانات سے استشہاد پر مبنی ہے جس میں مغرب کے ناقدین بائبل کی تحریریں پیش کی گئی ہیں۔ مولانا نے بائبل اور کلیسا کی اندرونی تاریخ کا تذکرہ کیا ہے۔ کتاب میں پادری فنڈر کی "میزان الحق" اور اس کے رد میں لکھی گئی بعض تحریروں کا تذکرہ جا بجا ملتا

<sup>1</sup> کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، ازالۃ الشکوک، مکتبہ معہد الشریعہ، جلد اول، صفحہ: 4، 5

Keranvi, Rehmatullah, Maulana, Azalat-ul-Shakuk, Lucknow, Maktaba Muhad al-Shari'ah, Vol. 1, pp. 4, 5)

<sup>2</sup> ایضاً، ص 53

Ibid. p. 53

ہے۔ اکثر مقامات پر حواشی کا بھی التزام ہے جن سے مولانا کا نقطہ نظر پوری طرح بغیر کسی دقت کے سمجھا جاسکتا ہے۔ مزید یہ کہ بعض مغربی شارحین بائبل کی آراء سے استدلال کیا گیا ہے۔

### "احسن الاحادیث فی ابطال الاحادیث" کا منہج

یہ کتاب دراصل ازالۃ التکوک کا مقدمہ ہے جو ستر صفحات پر پھیل جانے کی وجہ سے الگ مطبوع ہوا۔ اس کتاب کا موضوع خصوصیت کے ساتھ مسئلہ تثلیث ہے عیسائی عقائد کے بنیادی فلسفہ تثلیث کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے باطل کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر بڑی جامع اور مکمل کتاب ہے، شروع میں خطبہ افتتاحیہ کے سہل شدہ جملے ملاحظہ فرمائیں جن میں مولانا نے بڑے نفیس استعارات کا استعمال کیا ہے جن سے مولانا کیرانوی کے منہج و اسلوب بیان کا پتا چلتا ہے۔

"کروڑ کروڑ تعریفیں اور شکر اس واحد حقیقی کا کہ جسکے صحن ذات میں شرک و تثلیث کے خس و خاشاک نہیں پڑتے۔ عرش سے فرش تک ہر موجود مخلوقات اور ہر ذرہ کائنات اسکے وجود پر دلالت کرتا ہے۔ اسکی آیات بینات کا نقارہ توریت، انجیل، زبور، فرقان اور صحفِ انبیاء علیہم السلام کی چھت سے لالہ الہو کے آوازہ کیساتھ بلند آوازہ ہے۔ مقرب و غیر مقرب فرشتوں اور اصحاب عقل و علم کی زبان اسکی توحید کے ظاہر کرنے میں شیریں اور تازہ ہے۔"<sup>1</sup>

### ثناء اللہ امرتسری کے مطالعہ مسیحیت کا منہج

دوسری طرف مولانا ثناء اللہ امرتسری ہیں (ولادت: 1868ء - وفات: 1948ء) جنہوں نے ہندوستان میں انگریز کے آخری دور میں اسلام کے پرچم کی حفاظت کی اور مسیحیت کے خلاف اپنے زور قلم کو آزمایا اور رد نصاریٰ پر مختلف تصنیفات تحریر کیں۔ مطالعہ مسیحیت کے سلسلہ میں مولانا ثناء اللہ امرتسری کی جملہ تحریروں پر نظر ڈالنے سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ انہوں نے خود پہل کرتے ہوئے کوئی کتاب تالیف نہیں کی بلکہ انہوں نے مختلف کتابچوں کی تردید میں قلم اٹھایا ہے اس لئے ان کی تحریروں رد عمل کے ذیل میں آتی ہیں۔ ان کی تحریروں سے یہ لگتا ہے کہ ان کا زیادہ مقصود اسلامی تعلیمات کا دفاع ہے عیسائیت کا بھرپور جائزہ لینا ان کے پیش نظر نہیں رہا۔ بہر حال ان کی تصنیفات نے اس دور میں عیسائیت کے بڑھتے ہوئے طوفان کو نہ صرف روکا بلکہ اسلام کی حقانیت کو بھی ثابت

<sup>1</sup> کیرانوی، رحمت اللہ، مولانا، ازالۃ الاوہام، کراچی، مکتبہ دارالعلوم، جلد 1، 2010ء، ص 69

Keranvi, Rehmatullah, Maulana, Azalat-ul-Awham, Karachi, Maktaba Darul Uloom, Vol. 1, 2010, p. 69

کیا۔ اس سلسلے میں انہوں نے پہلی کتاب "اسلام اور مسیحیت" کے عنوان سے لکھی جو کہ عیسائیوں کی تین کتابوں کا جواب ہے۔

### "اسلام اور مسیحیت" کا منہج

اس کتاب میں مولانا نے پادری برکت اللہ کی تین کتب 1- توضیح البیان فی اصول القرآن، 2- مسیحیت کی عالمگیری، 3- دین فطرت اسلام یا مسیحیت؟ کا جواب دیا ہے۔ اس کتاب میں مولانا نے تین ابواب بنائے ہیں پہلے باب میں اسلام کی مدافعت دوسرے میں عیسائیت پر تنقید اور تیسرے باب میں مدافعت کے ساتھ تنقید بھی کی ہے۔ مولانا نے اس کتاب میں یہ منہج اختیار کیا ہے کہ اسلام کے حوالے سے پہلے پادری صاحب کی تنقیدی تحریر نقل کر کے اس پر مجیب کے عنوان کا جائزہ لے کر نقد فرماتے ہیں۔ کتاب سے مولانا کا تبحر علمی اول مطالعہ مسیحیت پر دسترس کا بخوبی اظہار ہوتا ہے۔ مثلاً پادری صاحب نے "عالمگیر مذہب" کے بارے میں جو تعریف کی ہے اس سے ان الفاظ میں اتفاق کیا ہے "یہ تعریف ہمیں بھی مسلم ہے اور آئندہ بھی مسلم رہے گی"۔ اپنے موقف کی توثیق کے لئے خصوصاً عہد نامہ جدید سے تائیدی استشہاد لائے ہیں مثلاً خدائے واحد کی پدری شفقت ثابت کرنے کے لئے پادری صاحب نے موقف اختیار کیا کہ:

"قرآن کا اللہ ایک قادر مطلق سلطان ہے جو ایک ذمہ دار ہستی نہیں بلکہ جو چاہے حکم

دے۔۔۔ لہذا قربانیوں کے وسیلہ سے اس کو خوش کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن مسیحیت

کا خدا محبت کا خدا ہے وہ گنہگار کی موت نہیں چاہتا۔<sup>1</sup>

مولانا اس کے جواب میں رقم طراز ہیں:

مجیب: بندوں کے ساتھ خدا کی محبت کا ثبوت قرآن مجید کی آیات سے بکثرت ملتا ہے۔ مثلاً ان

اللہ بالناس لرؤف رحیم<sup>2</sup> ترجمہ: اللہ تعالیٰ لوگوں کے حال پر نہایت مہربان ہے۔ ان اللہ

<sup>1</sup> امرتسری، ثناء اللہ، مولانا، اسلام اور مسیحیت، لاہور، جمعیت اہل حدیث، بار دوم، 1960ء، ص 30

Amritsari, Sanauallah, Maulana, Islam and Christianity, Lahore, Jamiat Ahle Hadith, Bar II, 1960, p.30

<sup>2</sup> البقرة، 2: 143

Al-Baqara, 2: 143

لذو فضل علی الناس ولكن اکثر الناس لا يشکرون ترجمہ: اللہ تعالیٰ لوگوں کے حال پر مہربان ہے مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

مولانا کا اس کتاب میں منہج یہ ہے کہ پہلے آپ قرآن کی آیت پھر بائبل سے پادری صاحب کے دعویٰ کی نفی اسکے بعد اپنا تبصرہ اور آخر میں پادری صاحب کے الفاظ ان پر واپس لوٹا دیتے ہیں۔ پادری صاحب کی آیت کے غلط ترجمہ یا اس سے غلط استنباط پر سخت گرفت کرتے ہیں مثلاً لا تقف کا غلط مفہوم پیش کرنے پر مولانا صاحب یوں گویا ہوئے؛

"میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے آپ کے حملے پر رنج نہیں ہوا جتنا اس موقع پر ہوا اس لئے نہیں کہ آپ کے اس حملہ سے اسلام کو نقصان پہنچا ہے بلکہ اس لئے کہ آپ نے ایک مسلم خاندان کی اولاد ہو کر قرآن مجید سے نافرمانی کا اثنا ثبوت دیا ہے جتنا کہ کوئی برہمن لحم بقرہ کے بھادے سے بھی نہ دے گا۔۔۔۔۔ آپ کے پادری عماد الدین صاحب نے اس آیت کا جو ترجمہ کیا ہے اگر آپ اس کو ہی ملحوظ رکھتے تو بھی اعتراض نہ کرتے۔<sup>2</sup>

اس کتاب میں مولانا ثناء اللہ امرتسری منطق، کلام اور فلسفہ کے متحر عالم کی حیثیت سے سامنے آئے ہیں جو معترض کی طرف سے کئے گئے اعتراض و اشکال کو مختصر جواب میں واضح طور پر دور کر دیتے ہیں اور ساتھ ساتھ انہیں اصولوں پر اس کا اشکال واپس لوٹا دیتے ہیں۔ آپ کی اسی مہارت کی وجہ سے برصغیر کے مناظرانہ دور میں اسلام کے دفاع میں آپ کا مقام سب سے بالا تر شمار کیا جاتا ہے۔ مناظرانہ منہج کی حامل اس کتاب میں جواب برائے جواب کا رویہ دیکھنے کو نہیں ملتا اور نہ ہی کہیں سطحی اور رکیک انداز اپنایا گیا ہے۔ مولانا اپنے مقابل کے جواب میں تمثیلی منہج میں اپنے موقف کی وضاحت کرتے ہیں اور موقع کی مناسبت سے برجستہ شعر سے طویل مباحث کو سمیٹ دیتے ہیں یہ مولانا کے ادبی ذوق کا عکاس ہے۔

<sup>1</sup> البقرة، 2: 243

Al-Baqara, 2: 243

<sup>3</sup> امرتسری، ثناء اللہ، مولانا، اسلام اور مسیحیت، لاہور، جمیعت اہل حدیث، بار دوم، 1960ء ص 31، 30

Amritsari, Sanaullah, Maulana, Islam and Christianity, Lahore, Jamiat Ahle Hadith, Bar II, 1960, p. 30.31

ایک جگہ فرماتے ہیں؛

"آج تک تو ہر محاورے اور ہر صنعت کے ثبوت میں نظم ہی کو پیش کیا جاتا تھا کیونکہ زبان کی حفاظت نظم سے ہی ہوتی ہے مگر آج پادری صاحب نے یہ نئی ایجاد کی ہے کہ نثر کے لئے نثر سے استشہاد ہونا چاہیے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ایام جاہلیت کی نثر کا مجموعہ بلکہ ایک صفحہ تک محفوظ نہیں۔ ہم پادری صاحب کی اس ایجاد پر ان کرہدیہ تبریک میں یہ شعر پیش کرتے ہیں ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا" <sup>1</sup>

### "برہان التفاسیر لاصلاح سلطان التفاسیر" کا منہج

مطالعہ مسیحیت مولانا امرتسری کا مرغوب موضوع تھا اور اس پر ان کی دسترس ان کی اس موضوع پر بے شمار تحریروں سے عیاں ہے جو کتب و مقالات کی شکل میں انہوں نے سپرد قلم کیے۔ یہ تفسیر مولانا نے پادری ایس ایم پال کی "سلطان التفاسیر" کے جواب میں لکھی گئی ہے جو پادری پال کی زیر ادارت شائع ہونے والے رسالے "المائدہ" لاہور سے بالاقساط شائع ہوئی۔ مولانا چونکہ فن مناظرہ میں مہارت رکھتے تھے اس لئے ان کی تحریروں میں مناظرانہ منہج ہی جھلکتا ہے۔ سلطان التفاسیر اور برہان التفاسیر اپنے اپنے مذہب کی نمائندگی کرنے والے دو مناظر شخصیتوں کے زور قلم کا نتیجہ ہے ان سے اس دور کے مسلم مسیحی مناظراتی ادب کے مزاج پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ اس تفسیر میں مولانا کا منہج یہ ہے کہ وہ خود تو قرآنی آیات کی تفسیر نہیں کرتے بلکہ پادری صاحب کے تعاقب میں ان کی علمی غلطیوں کی نشان دہی کے ساتھ اس کی تصحیح فرماتے ہیں اور پھر الزامی انداز میں اس کا جواب دیتے ہیں۔ مسیحیوں کا یہ دعویٰ کہ کوئی مسلمان قرآن کی تفسیر نہیں لکھ سکتا، کے جواب میں مولانا فرماتے ہیں۔

"ہر کلام کی تفسیر دو طرح سے ہوتی ہے۔ ایک متکلم کے حسب منشاء دوم مفسر کے حسب منشاء یعنی متکلم کے منشاء کو نظر انداز کر کے مفسر اپنے منشاء کے ماتحت جو چاہتا ہے تفسیر کرتا ہے عربی اصول کلام میں ایک قانون ہے۔ "الکلام بما لا یرضی بہ قائلہ باطل" (متکلم کے خلاف منشاء اس کی تاویل کرنا غلط ہے) پادری صاحب کی جتنی تفسیر منصفہ ظہور پر آئی ہے اسے دیکھ کر

<sup>1</sup> امرتسری، ثناء اللہ، مولانا، اسلام اور مسیحیت، لاہور، جمیعت اہل حدیث، بار دوم، 1960ء ص 182

Amritsari, Sanaullah, Maulana, Islam and Christianity, Lahore Jamiat Ahle Hadith, Bar II, 1960, p. 182

ہم کہہ سکتے ہیں کہ آپ کی تفسیر قسم ثانی میں داخل ہونے کی وجہ سے بیشک ایسی ہے کہ "کوئی مسلمان ایسی تفسیر نہیں لکھ سکتا" مختصر یہ کہ پادری صاحب نے مفسر قرآن بن کر قرآن مجید کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جو بحیثیت عیسائی ہونے کے وہ کر سکتے تھے۔<sup>1</sup>

مولانا صاحب پہلے پادری صاحب کی عبارت معترضہ لکھتے ہیں پھر برہان کے عنوان سے اس کا تجزیہ کرتے ہیں اور اکثر منقوی و معقوی بحث کے بعد الزامی جواب دیتے ہیں۔ مولانا صاحب اکثر منطقی استدلال کا منہج اپناتے ہیں مثلاً حروف مقطعات اور تثلیث پر پادری صاحب کے تعاقب میں بڑی عمدہ بحث کی ہے جس میں پادری صاحب کے اعتراضات کو منطقی حوالہ سے رد کیا ہے اور تثلیث کے بارے میں کلامی نکات اٹھائے ہیں اور تثلیث پر بعض متضاد مسیحی تحریریں پیش کی ہیں۔ اس تفسیر سے دو مختلف رویے سامنے آتے ہیں جس میں ایک طرف منفی سوچ کے ساتھ تدلیس و تحریف اور تعصب و اخفائے حق کا مظاہرہ ہوتا ہے جب کہ دوسری طرف مثبت ذہن، کلامی مہارت، علمی تجربہ، فنی مباحث میں ملکہ اور زیرک و دانائی کا اظہار ہوتا ہے۔<sup>2</sup>

### "تقابل ثلاثہ" کا منہج

مولانا ثناء اللہ امرتسری کی یہ کتاب پادری ٹھاکر داس کی کتاب "عدم ضرورت قرآن" کا جواب ہے پادری ٹھاکر داس نے جب یہ کتاب لکھی تو مسیحی دنیا میں اسے ہاتھوں ہاتھ لیا گیا اس وقت کے مخصوص ماحول میں اس کتاب کا جواب دینا مولانا نے اپنا خاص فرض سمجھا اور احسن طریقے سے اس کتاب کا جواب دیا مولانا اپنی کتاب کے آغاز میں لکھتے ہیں۔

"مذہب کے آئے دن کے جھگڑے اور عیسائیوں کے رسائل، عدم ضرورت قرآن سن کر مدت سے میرا خیال تھا کہ مذہب اربعہ (اسلام، یہودیت، عیسائیت، ہندومت) کی الہامی کتب اربعہ (قرآن، توریت، انجیل، وید) کا مقابلہ کروں کہ ان جھگڑوں کی بیخ کنی ہو۔ لیکن وید کا مستند ترجمہ نہ ہونے کی وجہ سے میرا ارادہ ملتوی رہا۔ اس لئے میں نے کتب اربعہ

<sup>1</sup> امرتسری، ثناء اللہ، مولانا، ماہنامہ اہل حدیث، برہان التفاسیر برائے اصلاح سلطان التفاسیر، 10 جون 1932ء، ص 11  
Amritsari, Sanaulah, Maulana, Monthly Ahl-e-Hadith, Burhan-al-Tafassir for Islah Sultan al-Tafassir, June 10, 1932, p. 11

<sup>2</sup> امرتسری، ثناء اللہ، مولانا، ماہنامہ اہل حدیث، برہان التفاسیر برائے اصلاح سلطان التفاسیر، جولائی 1932ء ص 18  
Amritsari, Sanaulah, Maulana, Monthly Ahl-e-Hadith, Burhan al-Tafasir for Islah Sultan al-Tafassir, July 1932 p.18

کے مقابلے سے ارادہ ہٹا کر کتب ثلاثہ کی طرف توجہ کی اور ان پریشان اوراق کا نام "تقابل ثلاثہ" یعنی توریت، انجیل اور قرآن کا مقابلہ رکھا۔<sup>1</sup>

کتاب کو ابواب یا فصول میں تقسیم کرنے کی بجائے موضوعات کے اعتبار سے قرآن، تورات اور انجیل کے بیانات کو بالقابل تین کالموں میں پیش کیا گیا ہے جس میں مختلف موضوعات کا باہمی تقابل کیا گیا ہے جیسے دعویٰ الہام، دلائل ہستی صالح عالم، دعویٰ توحید، دلائل توحید، صفات خداوندی، احکام شریعت، عام اخلاق، تدبیر منزل یعنی رشتہ داروں کے احکام، قوانین دیوانی و فوجداری، احکام جنگ، قیامت اور طریق نجات وغیرہ۔ پادری صاحب نے یک رخی تصویر پیش کر کے قرآن کے بارے میں منفی تاثر قائم کرنے کی کوشش کی جسے مولانا صاحب نے اپنے مخصوص مناظرانہ انداز میں اس کا بھرپور جواب دیا ہے۔ پادری صاحب اس بات کے مدعی تھے کہ انجیل کی موجودگی میں قرآن کی کوئی ضرورت باقی نہیں ہے مولانا صاحب نے بدلائل تورات، انجیل اور قرآن کا تقابل کر کے قرآن کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے ثابت کیا کہ انجیلی تعلیمات زمانہ کا ساتھ نہیں دے سکتیں فرماتے ہیں۔

"اگر باوجود دعویٰ الہام، الہامی کے حالات قابل اطمینان نہیں تو دعویٰ بلادلیل ہے ممکن ہے کسی دنیا دار نے ٹکا کمانے کو دعویٰ کیا ہو بعد ان مراتب کے اگر وہ کتاب انسان کی حوائج فطریہ کو کافی نہیں ہے تو اس ماننے بلکہ اس کے آنے سے جو حاجت براری ہوئی تھی وہ نہ ہو سکی اس لئے وہ کالعدم ہے۔"<sup>2</sup>

اس کتاب میں مولانا کا منہج یہ ہے کہ پہلے مولانا ایک عنوان قائم کرتے ہیں اس عنوان کے ذیل میں پہلے کالم میں قرآن دوسرے میں تورات اور تیسرے میں انجیل کے بیانات کا اردو ترجمہ نقل کرتے ہیں تورات اور انجیل کے اصل نصوص کی عدم دستیابی کی بنا پر صرف ترجمہ جب کہ کالم میں منقول ترجمہ کا قرآنی متن نیچے حاشیہ میں درج کر دیتے ہیں۔ اکثر مقامات پر انجیل جس موضوع پر خاموش

<sup>1</sup> امرتسری، ثناء اللہ، مولانا، تقابل ثلاثہ، لاہور، نعمانی کتب خانہ، س، ن، ص 7، 8

S, N, pp. 7,8 Amritsari, Sanaullah, Maulana, Taqabala Salasa, Lahore Nomani Library,

<sup>2</sup> امرتسری، ثناء اللہ، مولانا، تقابل ثلاثہ، لاہور، نعمانی کتب خانہ، س، ن، ص 7، 8

Amritsari, Sanaullah, Maulana, Taqabala Salasa, Lahore, Nomani Library, S, N, pp. 7,8



ہے وہاں انجیل سے کچھ نہ پا کر وہ کالم خالی چھوڑ دیا گیا ہے۔ تقابل کے دوران مولانا اپنا کوئی تبصرہ یا توضیح عموماً نہیں دیتے شاذ و نادر ہی کسی موضوع پر توضیحاً چند کلمات بیان کرتے ہیں وہ قاری کو فیصلے کا موقع دیتے ہیں نہ کہ اپنی رائے بیان کرتے ہیں۔ یوں صرف موازنہ ان کی تحقیق ان کے منہج کے اعتماد کی نشانی ہے اور آخر میں دو ٹوک انداز میں اپنا موقف سامنے لاتے ہیں۔ مولانا کی یہ کاوش ہر قسم کے منطقی، الزامی یا کلامی مباحث سے یک سر خالی ہے ایک سلیم الفطرت قاری یقیناً اس کا "عدم ضرورت قرآن" کے ساتھ تقابل کر کے مولانا کو بے ساختہ داد دینے پر مجبور ہو گا کہ انہوں نے فیصلہ کرنا کس قدر آسان کر دیا ہے۔

### "جوابات نصاریٰ" کا منہج

مولانا ثناء اللہ امرتسری کی یہ کتاب دراصل عیسائیوں کے تین رسائل کا جواب ہے جن میں پہلا "حقائق قرآن" کا جواب "معارف قرآن" اور دوسرا "اثبات التثلیث" کا جواب "اثبات التوحید" اور تیسرا رسالہ "میں مسیحی کیوں ہوں؟" کا جواب "تم مسیحی کیوں ہوئے؟" ان سب کو ایک کتاب کی شکل میں ندوۃ الہدین گوجرانوالہ سے 1983ء میں (طبع سوم) شائع کیا گیا۔ کتاب کے پہلے حصے میں سوالات کا مرحلہ وار جواب دیا گیا ہے اس میں کل 14 سوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں اور مولانا نے اس میں مناظرانہ منہج اختیار کیا ہے اور پہلے سوال لکھ کے پھر اس کا جواب قرآن اور بائبل کے حوالہ جات سے دیا ہے جیسے سوال نمبر 14 "بحکم فننفعنا فیہ من روحنا<sup>1</sup> مسیح کے اندر الہی ذات تھی پس وہ صاحب الوہیت تھے۔ اس لئے ایک گناہگار رسول سے افضل تھے" کے جواب میں مولانا لکھتے ہیں۔

"ج نمبر 14۔ پادری صاحب کا دعویٰ ہے کہ ہم نے جو کچھ لکھا ہے از روئے قرآن مجید لکھا ہے۔ اس نمبر میں جناب نے قرآن مجید کی صریح نصوص کا خلاف کیا ہے۔ غور سے سنئے! قرآن شریف الوہیت مسیح کو صاف الفاظ میں رد کرتا ہے۔ حضرت مسیحؑ کی نسبت عیسائیوں کے دو گروہ ہیں۔ ایک تو کہتا ہے کہ مسیح ہی اللہ ہے جو بلباس انسانی دنیا میں آیا ہے۔ ہمارے لئے اس نے جسم اختیار کیا ہے۔ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ باپ (اللہ) بیٹا (مسیح) اور روح القدس تینوں معبود

<sup>1</sup> الانبیاء، 21: 91

ہیں قرآن مجید نے ان دونوں کا رد کیا ہے غور سے سنئے! لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح<sup>1</sup> (خدا اسے منکر ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں اللہ ہی مسیح ہے) دوسرے گروہ کا ان لفظوں میں رد کیا ہے۔

لقد كفر الذين قالوا ان الله ثالث ثلاثة<sup>2</sup> (خدا اسے منکر ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ تینوں معبودوں میں سے ایک اللہ ہے) پھر اس دعویٰ کو صرف دعویٰ کی صورت میں نہیں چھوڑا بلکہ عقلی و نقلی دلیلوں سے مزین کیا۔ عقلی دلیل یہ دی کہ ان کا کلام لاکلان الطعام<sup>3</sup> (یعنی مسیح اور اسکی والدہ کھانا کھاتے تھے) تو جو کھانے کا محتاج ہو وہ بھلا کیسے معبود ہو سکتا ہے۔ نقلی دلیل یہ دی و قال المسيح يا بني اسرائيل اعبدوا الله ربي وربكم<sup>4</sup> (مسیح نے خود کہا تھا اے بنی اسرائیل اللہ پاک کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا پروردگار ہے) ان دونوں دلیلوں کے علاوہ تیسری دلیل قرآن مجید نے یوں بیان کی ہے جو بہت ہی غور طلب ہے فرمایا۔ "ان هو الا عبد انعمنا عليه وجعلناه مثلاً لى اسرائيل<sup>5</sup>۔ (یعنی مسیح خدا کا بند تھا جس پر خدا نے انعام کئے اور اس کو بنی اسرائیل کی طرف ہادی بنا کے بھیجا)۔ ان آیات اور ان کے سوا اور بہت سی آیات کے ہوتے ہوئے کسی عیسائی کا یہ دعویٰ کرنا کہ از روئے قرآن مجید مسیح میں ذات الہی ثابت ہوتی ہے کس قدر تعصب اور ضد ہے۔<sup>6</sup>

<sup>1</sup> المائدہ، 5:72

Al-Ma'ida, 5:72

<sup>2</sup> المائدہ، 5:73

Al-Ma'ida, 5:73

<sup>3</sup> المائدہ، 5:75

Al-Ma'ida, 5:75

<sup>4</sup> المائدہ، 5:72

Al-Ma'ida, 5:72

<sup>5</sup> الزخرف، 43:59

Al-Zakharf, 43: 59

<sup>6</sup> امرتسری، ثناء اللہ، مولانا، جوابات نصاریٰ، گوجرانوالہ، ندوۃ الحمدین، 1983ء، ص 13، 14  
Amritsari, Sanaullah, Maulana, Jawabat-e-Nesara, Gujranwala, Nadwatul Muhaddithin, 1983, pp. 13, 14

دوسرا رسالہ اثبات التوحید ہے جو پادری عبدالحق کے رسالہ اثبات التثلیث کا جواب ہے اس میں بھی مولانا امرتسری نے مناظرانہ منہج اختیار کرتے ہوئے پادری عبدالحق صاحب کے بیان کردہ عقیدہ کو سوالات کی شکل میں لکھ کے جوابات دیے ہیں۔ تیسرا رسالہ ایک مسلمان جو اسلام چھوڑ کے عیسائی مذہب میں داخل ہو گیا تھا اس نے اپنے بارے میں لکھا کہ "میں مسیحی کیوں ہوا؟" اس کا جواب تم مسیحی کیوں ہوئے؟ کے عنوان سے لکھا ہے۔ اس میں مولانا نے مناظرانہ انداز اختیار کیا ہے اور اس کے سوالات کا جواب ترتیب وار دیا اور بزرگ خط و کتابت کے جواب دیا اور بعد ازاں اسے رسالہ کی صورت شائع کیا۔

### خلاصہ کلام

مطالعہ مسیحیت ایک ایسا میدان ہے جس میں مسلم علمائے کرام نے اپنی اپنی علمی استعداد کے مطابق اور اپنے اپنے انداز میں کام کیا ہے۔ مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے اپنے مخالفین کے عقائد اور نظریات کو خود چیلنج کیا اور ان کی طرف سے پھیلائی گئی غلط فہمیوں کو علمی انداز میں اور مناظرانہ منہج میں جواب دیا۔ مولانا کیرانوی علمی منہج میں ٹھوس دلائل پیش کرتے ہیں اور فریق مخالف کے اعتراض کے رد میں تاریخی وقائع اور بائبل کے بیانات سے مزین تقابلی دلائل نقل کرتے ہیں جس میں بائبل سے حوالہ جات کا انبار لگا دیتے ہیں اور انہوں نے اپنے دور کے سب سے بڑے پادری کو خود چیلنج کیا اور نہ صرف اسے شکست دی بلکہ اسے ہندوستان چھوڑنے پر مجبور کیا۔ اسکے علاوہ انہوں نے اسلام مخالفت میں لکھی گئی کتب کا بھی مؤثر انداز میں جواب دیا۔ ان کا منہج مخالف پر اس کی دلیل کی کمزوری ظاہر کرنا اور اسی دلیل سے اس کا رد کرنا تھا۔ اسی طرح مولانا ثناء اللہ امرتسری کا انداز مدافعانہ ہے وہ مخالف کو خود چیلنج نہیں کرتے تھے بلکہ ان کی طرف سے اسلام مخالف لکھی گئی کتب کا جواب دینا مناسب سمجھتے ہیں اور اس میں انہوں نے بھی مناظرانہ منہج اختیار کیا ہے۔ مطالعہ مسیحیت کے سلسلہ میں مولانا ثناء اللہ امرتسری کی جملہ تحریروں پر نظر ڈالنے سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ انہوں نے خود پہل کرتے ہوئے کوئی کتاب تالیف نہیں کی بلکہ انہوں نے مختلف کتابچوں کی تردید میں قلم اٹھایا ہے اس لئے ان کی تحریروں رد عمل کے ذیل میں آتی ہیں۔ ان کی تحریروں سے یہ لگتا ہے کہ ان کا زیادہ مقصود اسلامی تعلیمات کا دفاع ہے عیسائیت کا بھرپور جائزہ لینا ان کے پیش نظر نہیں رہا۔ بہر حال ان کی تصنیفات نے اس دور میں عیسائیت کے بڑھتے ہوئے طوفان کو نہ صرف روکا بلکہ اسلام کی حقانیت کو بھی ثابت کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆